حضرت یونس علیہ السلام اور عنبر وہیل کا معجزہ

سید شیر محمد

۱۔ حضرت یونس علیہ السلام اور حوت کا ذکر قرآن پاک کی سورۃ الصافات (نمبر ۳۷) اور سورۃ القلم (نمبر ۶۸) میں آیا ہے۔ اول الذکر سورہ کی آیات ۱۴۲ تا ۱۴۵ میں مرقوم ہے کہ حوت نے حضرت یونس علیہ السلام کو نگل لیا اور وہ ملامت زدہ تھا اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو روز قیامت تک اس حوت کے پیٹ میں رہتا۔ آخر کار ہم نے اسے بڑی سقیم حالت میں ایک چٹیل زمین پر پھینک دیا، سورہ القلم کی آیت ۴۸، ۴۹ میں یوں مذکور ہے۔ "پس اپنے رب کا حکم صادر ہونے تک صبر کرو اور حوت والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی طرح نہ ہوجاؤ، جب اس نے پکارا تھا اور وہ غم سے بھرا ہوتھا اگر اس کے رب کی رحمت شامل حال نہ ہوجاتی تو وہ مذموم ہوکر چٹیل میدان میں پھینک دیاجاتا۔ آخر کار اس کے رب نے اسے برگزیدہ فرمالیا اور اسے صلح بندوں میں شامل کردیا۔

سورۃ الانبیاء کی آیات نمبر ۸۷، ۸۸ میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر بطور "ذرالنون" ہوا ہے۔مذکورہ آیات میں حضرت یونس علیہ السلام کی مشہور دعا" لاالہ الا انت سبحنک انی کنت من الظٰلمین" مرقوم ہے۔اللہ پاک نے فرمایاہے کہ جب حضرت یونس علیہ السلام نے (" نون" کے پیٹ کی) تاریکیوں میں سے یہ دعامانگی تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور غم سے اس کو نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔ گویا یہ ایک نادر الوقوع معجزہ تھا جو حضرت یونس علیہ السلام کو پیش آیا تھا۔

مندرجہ بالا قرآنی اذکار پر غور وخوض کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ حوت یا نون جس نے پہلے حضرت یونس علیہ السلام کو نگل لیا تھا اور ازاں بعد انہیں اگل کر ایک چٹیل میدان یا رتیلے ساحل پر پھینک دیا جبکہ وہ زندہ تو تھے لیکن بالکل تندرست نہ تھے بلکہ علیل و مضمحل تھے۔ایک عظیم الجثہ آبی جانور ہوگا جس میں رب العزت نے ایسی خاصیتیں اور صلاحتیں ودیعت کررکھی ہیں کہ وہ ایک سالم انسان کو بغیر کاٹے یا چبائے ہڑپ کرجائے اور پھر خاص حالات میں جوشاذونادر ہی دیکھنے میں آتے ہیں اسے اگل کر باہر رتیلے ساحل پر پھینک

سکے۔ہمارے مقدور بھر مطالعہ میں ایسے ایک دیوہیکل آبی جانور کے حالات آئے ہیں جسے عنبر وہیل یعنی Sperm Whale کہتے ہیں۔

۲۔ ہمارے چند مفسرین نے جو معجزات کے قائل نہیں اس واقعہ سے متعلقہ آیات قرآنی کے ترجمے اور تفسیر میں بلاوجہ غلط تعبیریں کی ہیں۔ چند ایسے علماء کے نام یہ ہیں۔ سرسید احمد خان، غلام احمد پرویز، مولوی احمد علی لاہوری۔ یقیناً انہیں عنبر وہیل کی قدرتی صلاحیتوں اور خاصیتوں کا علم نہ تھا جو خالق کائنات نے اسے ودیعت کر رکھی ہیں۔ اور یہی حال مشہور برطانوی سائنسدان Huxley ہیکسلے کا تھا جس نے اولڈ ٹیسٹامنٹ میں یونس علیہ السلام اور بڑی مچھلی اور نیو ٹیسٹامنٹ میں حضرت عیسی علیہ السلام ک قبر میں تین دن رات رہنے کے بعد جی اٹھنے کے بیان پر شدید تنقید اور تضحیک کی تھی۔

مشہور ترک راہنما خالدہ ادیب خانم نے اندرون ہند کے صفحہ ۱۱۰ پر تحریر کیا ہے کہ موجودہ نسل کے ایک مغرب زدہ ترک نوجوان طالب علم نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا "میں اب اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتا، کیونکہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یونس علیہ السلام، مچھلی کے پیٹ میں کیوں کر زندہ رہے" ہمارے نزدیک ایسے لوگوں کا یہ رویہ درست نہیں اور یہ محض ان کی لاعلمی اور کم فہمی پر مبنی ہے۔

آئیے ہم اس معجزے کے ممکنات واضح کریں تاکہ اس قسم کے شکوک وشبہات دور ہو سکیں۔

۳۔ یہاں "حوت" اور "نون" ہم معنی الفاظ ہیں اور "صاحب الحوت" اور "ذولنون" حضرت یونس علیہ السلام کے القابات ہیں "حوت" اور "نون" سے مراد ایک کوہ پیکر آبی جانور ہے۔ مادہ حوت بچہ جنتی ہے اور مچھلی کی طرح انڈے نہیں دیتی جن سے بچے نکلیں۔ مچھلی کے برعکس حوت اپنے نوازئیدہ بچے کو دودھ پلاتی ہے جو بہت گاڑھا اور مقوّی ہوتا ہے۔ مچھلی اپنے گلپھڑوں سے سانس لیتی ہے۔ جب کہ عنبر وہیل پھیپھڑوں کے ذریعہ سانس لیتی ہے اور جبکہ مؤخر الذکر کا خون گرم ہوتا ہے۔ اس لیے دیوقامت آبی جانور یعنی حوت کو مچھلی کہنا غلط ہے۔ ہمارے قدما نے اسے "دابہ" کے نام سے موسوم کیا ہے جسے انگریزی میں میمل Mammal کہتے ہیں۔ اسی طرح سورہ کہف کی آیت کا مطلب عام مچھلی کی بجائے چھوٹی عنبر وہیل (WhalePyymy Sperm) ہو سکتا ہے۔

۴- ہماری تحقیقات کے مطابق حضرت یونس علیہ السلام اور حوت کا معجزہ نادر الوقوع اور محیر العقول ضرور ہے لیکن بالکل ممکن الوقوع ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک نبوت کا سلسلہ جاری تھا اللہ جل شانہ عام معجزات کے علاوہ فوق الفطرت یا خوارق عادت معجزات بھی اپنے نبیوں کے ذریعے محض اپنی مشیئت اور اپنے اذن سے کرواتا رہا جو متعلقہ نبی اپنی قوم کے لوگوں کے سامنے بطور سند نبوت پیش کیا کرتا تھا۔ ید بیضے، دم عیسٰی یا احیاء موتے اسی قسم کے معجزات تھے۔ ہمارے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے۔ جو تا قیامت اپنی اصل حالت میں موجود اور انسان کو علم اور عقل فہم کی تعلیم دیتا رہے گا۔ اب چونکہ بنوت کا سلسلہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ختم ہو چکا ہے۔ اس لیے ایسے معجزات کا ظہور اب بند ہو چکا ہے۔ البتہ اللہ تبارک و تعالی جو حی و قیوم اور قادر مطلق ہے۔ اپنی قدرت کے کرشمے دکھاتا رہتا ہے جن کو معجزے کہتے ہیں۔ ملحوظ خاطر رہے کہ معجزہ اور معجزات قرآنی اصطلاحیں نہیں ہیں۔ قرآن میں ان کی بجائے "آیہ" اور "آیات" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جو کثیر المعانی ہیں اور معجزے بھی اسی زمرے میں آتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالی جو قادر مطلق ہے ایسے اوامر اور عوامل جب چاہے اور جہاں چاہے، جاری کرسکتا ہے۔ اور ایسے حالات کا اجتماع رونما کرسکتا ہے۔ جن کے تحت معجزات رونما ہوں۔ ایسا ہی ایک معجزہ حضرت یونس علیہ السلام کو پیش آیا تھا جسے ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔ ہماری تحقیقات کے مطابق مذکورہ حوت ایک قسم کی وہیل تھی جسے عنبر وہیل یا "سپرم وہیل Sperm Whale کہتے ہیں۔ اس کو سریہ سیف البحر کی متعلقہ احادیث میں عمبر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے کیونکہ اس کی انتڑیوں میں سے مشہور زمانہ خوشبو "عنبر" Ambegris نکلتی ہے۔ ذیل میں ہم اس آبی جانور کی قامت و جسامت، اوصاف و خصائل اور مخصوص قدرتی عادات و میلانات میں سے چند ایک کا تحریر کرتے ہیں جو اس معجزہ کے وقوع کے سمجھنے میں آسانی پیدا کردیں۔ یہ سب قدرتی اوصاف و خصائل اور صلاحیتوں اور قسم کی وہیل مثلاً نیلی وہیل یا بڑی مچھلی یعنی شارک وغیرہ میں بیک وقت نہیں پائے جاتے۔ اس لیے ان میں سے کسی ایک کا بھی اس معجزہ سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا ہم اس مقالہ کے اخیر میں چند مطالب کی وضاحت کی خاطر متعلقہ احادیث میں سے ایک درج کریں گے۔

ا۔ جسامت کے لحاظ سے وہیل کی ایک قسم جسے "نیلی وہیل" Blue Whale "کہتے ہیں۔سب وہیلوں سے بڑی ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی سو سوا سو فٹ تک ہوتی ہے اور وزن ڈیڑھ سو ٹن تک ہوتا ہے۔ عنبر وہیل کی اوسط لمبائی ساٹھ سے ستر فٹ تک ہوتی ہے۔اور اس کا وزن ۹۰ ٹن تک دیکھنے میں آیا ہے۔ عنبر وہیل کے ماہرین ڈاکٹر بیل (Beale)اور ڈاکٹر بینٹ (Bennet) نے ایک عنبر کی لمبائی چوراسی (۸۴) فٹ لکھی ہے۔ اس کا زیادہ سے زیادہ محیط ڈاکٹر بیل کے اندازے کے مطابق چھتیس (۳۶) فٹ اور زمین پر لٹانے کے بعد اس کی اونچائی ۱۲ سے ۱۴ فٹ تک ہوتی ہے۔ عنبر وہیل کے ایک مشہور پیشہ ور شکاری (FrankT.Bullen) نے اپنی مشہور کتاب Cruise of the Cachalot میں لکھا ہے کہ ایک عنبر کی لمبائی جو اس کے مشاہدہ میں آئی، ستر (۷۰) فٹ تھی۔ پیدائش کے وقت عنبر کے بچہ کی لمبائی ۱۳، ۱۴ فٹ اور وزن ایک ٹن سے کچھ زیادہ ہوتا ہے اور بچہ روزانہ اوسطاً ایک ٹن دودھ پیتا ہے۔ ایک عام عنبر روزانہ ایک سے تین ٹن تک خوراک کھاتی ہے۔ لیکن پانی نہیں پیتی۔ عنبر وہیل اکثر لمبی اور گہری نیند سوتی ہے۔

ب۔ عنبر وہیل کا جبڑا بہت لمبا ہوتا ہے۔ بلن نے ایک عنبر کا جبڑا ناپا تو وہ ۱۹ فٹ نکلا عام اندازے کے مطابق اس کے سر کی لمبائی اس کے جسم کی کل لمبائی اس کے جسم کی کل لمبائی کے ایک تہائی کے برابر ہوتی ہے۔ گو انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کی جلد نمبر ۱۹، مطبوعہ ۱۹۸۷ کے صفحہ ۸۰۸ پر مندرج بیان کے مطابق یہ ۱/۲ تک بھی ہو سکتی ہے۔ اس کے اوپر کے جبڑے میں دانت نہیں ہوتے۔ البتہ نچلے جبڑے میں بلوغت کے قریب فاصلے فاصلے پر دانت نکل آتے ہیں۔ جن سے یہ اپنی خوراک کو کاٹ کر چبانے کا کام نہیں لے سکتی البتہ اس کے بڑے بڑے ٹکڑے کر سکتی ہے۔ یہ اپنی خوراک کو (جو بالعموم نرم نرم سمندری مخلوق Squids یا Cuttlefish پر مشتمل ہوتی ہے۔ سالم ہڑپ کر جاتی ہے اور بعد میں بعض حالات میں اگل کر باہر بھی پھینک سکتی ہے۔

ج: اس کا حلق بہت فراخ اور وسیع ہوتا ہے جس سے یہ ایک لحیم و شحیم انسان کو باسانی نگل سکتی ہے اور بعد میں خاص حالات میں اگل کر باہر پھینک سکتی ہے۔ اس کے حلق کے نیچے کئی جھریاں یا حلقے Folds بھی ہوتے ہیں۔ اور جب اسے معمول سے زیادہ بڑی

چیز نگلنا پڑجائے تو اس کے حلق کی جھریوں کے کھل جانے سے یہ وسیع تر ہوسکتا ہے اور یہ ایک عام انسان کی جسامت سے بڑی شے کو بھی باسانی نگل سکتی ہے۔ یا اگل کر باہر پھینک سکتی ہے۔دوسری قسم کی وہیلوں کے حلق تنگ ہوتے ہیں اور ان کی مخصوص ساخت بھی ایسی ہوتی ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی آبی مخلوق کو ہی نگل سکتی ہیں۔ ان کے حلق میں ہڈیوں کی ایک جھالرسی (Chaleen) ہوتی ہے جو چھلنی کا کام دیتی ہے۔

د۔ اس کے پیٹ کے بالعموم چار بڑے حصے ہوتے ہیں۔تازہ شکار یا تو اس کے حلق میں اتر جاتا ہے یا کچھ دیر بعد اس کے پیٹ کے پہلے حصہ میں چلا جاتا ہے۔ حلق یا پیٹ کے پہلے حصہ میں جو خوراک پہنچتی ہے وہ وہاں ہضم نہیں ہوتی۔ اس کا عمل انہضام بعد میں اس کے پیٹ کے دوسرے اور تیسرے حصہ میں ہوتا ہے۔ جہاں تیزابی رطوبتیں وافر مقدار میں ہوتی ہیں جو عمل انہضام میں مدد دیتی ہیں۔

ھ۔ اکثر اوقات یہ آبی کوہ پیکر جانور دریاؤں یا سمندروں کے ساحلوں پر آبی موجوں کے جذر کے وقت یا اس کے بعد آوارہ، درماندہ وارفتہ یعنی Stranded حالت میں بھی پایا جاتا ہے۔ اس وقت اس پر ایسی سراسیمگی اور وحشت طاری ہوجاتی ہے کہ یہ واپس دریا یا سمندر کے گہرے پانی میں نہیں لوٹ سکتا۔اس وقت اس کی جانکنی شروع ہوجاتی ہے۔اور اپنے ہی کثیر بوجھ کے زیر اثر اس کا سینہ دب کر پچک جاتا ہے۔اور اس کے پھیپھڑے جواب دے جاتے ہیں اکثر اوقات عنبر وہیل کے غول کے غول کسمپرسی کی حالت میں ساحلوں پر دیکھنے میں آئے ہیں۔اگرچہ کبھی کبھی اکا دکا عنبر وہیل بھی ساحلوں پر مردہ حالت میں پائے گئے ہیں۔ "برزن Berzin "نامی ایک روسی ماہر نے ایک معتبر معلوماتی کتاب عنبر وہیلوں پر لکھی ہے جس میں اس نے یہ لکھا ہے کہ سمندروں کے ساحلوں کے علاوہ بحیرہ روم "عرب امارات، خلیج ایران، بحیرہ قلزم اور اردگرد کے علاقائی ساحلوں پر بھی ایسے عبرتناک مناظر دیکھنے میں آئے ہیں۔ جہاں ممکن ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام کو یہ واقعہ پیش آیا ہوگا۔ گویا دنیا کے بڑے بڑے سمندروں کے علاوہ ان علاقوں میں بھی عنبر وہیلیں پائی جاتی ہیں۔ماہرین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عنبر وہیل جب قریب المرگ ہوتی ہے یا شکاری کے وار سے زخمی ہو کر قریب المرگ ہوجاتی ہے یا کسی اور وجہ سے وحشت و سراسیمگی میں مبتلا

ہوجاتی ہے تو اکثر خوراک وغیرہ کو (جو اس نے کچھ عرصہ پہلے نگلی ہوتی ہے) اپنے حلق (Gullet) یا پیٹ کے پہلے حصہ سے باہر اگل پھینکتی ہے۔ بلن نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ اس نے سمندر کی سطح پر ایک سفید نیم شفاف شے تیرتی ہوئی دیکھی جس کی جسامت تقریباً ۶×۶×۸ (۲۸۸ مکعب فٹ) تھی۔ مزید تحقیقات پر اسے معلوم ہوا کہ یہ ایک بڑے آبی جانور Cuttlefish یا Squids کا ایک ٹکڑا تھا جسے سخت مقابلہ میں ٹکڑے کرکے ایک سپرم وہیل نے ہڑپ کرلیا تھا اور بعد میں موت سے پیشتر اس کو باہر اگل پھینکا تھا۔ ۱۹۵۵ء میں کلارک (Clarke) نامی ایک مشہور برطانوی ماہر نے ایک ۴۷ فٹ لمبے عنبر سانڈ کا پیٹ چاک کیا تو اس میں سے ایک سالم Squid برآمد ہوا جس کی لمبائی ۳۴ء۵ (ساڑھے چونتیس) فٹ نکلی اور اس کا وزن چار سو پونڈ تھا اسی ماہر نے ۱۹۵۶ء میں ایک اور عنبر کے پیٹ میں سے ایک ۸ء۲ فٹ لمبی شارک نکالی نارمن Normen اور فریزر Frazer نامی دو برطانوی ماہرین نے ایک عنبر وہیل کا پیٹ چاک کیا تو اس میں سے ایک ۱۰ فٹ لمبی شارک برآمد ہوئی۔ ایک امریکی مصنف رچرڈ ایلس Richard Ellis نے بھی کئی ایسے واقعات کا ذکر اپنی کتاب The Book of Whales میں کیا ہے۔ اس نے اس کتاب کے صفحہ ۱۰۴ پر جاپانی ماہرین اوکوٹانی اور نیموٹو (Okutani and Nemoto) کے حوالہ سے لکھا ہے کہ عنبر وہیل کے پیٹ میں سے جو نکالے ہوئے Squid ان کے مشاہدے میں آئے وہ بھی بالکل صحیح سالم تھے اور ان کے جسموں پر وہیل کے دانتوں وغیرہ کے کوئی نشان یا زخم نہ تھے۔ ایلس نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک قریب الموت عنبر نے کئی بھری ہوئی بالٹیوں کے برابر Squid بذریعہ قے کئی بار باہر اگل پھینکے۔

و۔ عنبر وہیل کی ایک مخصوص عادت جس کا ذکر ڈاکٹر بیل اور پروفیسر سلجپر (Slijper) نے کیا ہے وہ یہ ہے کہ پانی میں تیرتے وقت عنبر وہیل اپنے نچلے جبڑے کو نیچے لٹکا لیتی ہے اور اس طرح اس کے تالو اور جبڑے کی پرکشش رنگت ظاہر ہوجاتی ہے۔ اس رنگت کا ایک مسمریزمی اثر ہوتا ہے۔ جس سے مسحور ہوکر جاندار شکار مثلاً مچھلی یا Squid خود بخود اس کے حلق میں کھینچے چلے آتے ہیں جو ماہرین اس جادو اثری کے قائل نہیں وہ بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ عنبر وہیل پانی میں تیرتے وقت اپنا منہ کھلا رکھتی ہے اور جو چیز بھی اس کے

منہ کے سامنے آجاتی ہے وہ خود بخود اس کے حلق میں اتر جاتی ہے۔عام طور پر Squid اس کی خوراک کا اہم جزو ہے مگر یہ ہر قسم کی مچھلیاں اور دوسرے آبی جانور بھی نگل جاتی ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ عنبر وہیل منہ سے پکڑ کر اور کاٹ کر چبا کر اپنی خوراک نہیں نگلتی۔ اس لیے حضرت یونس علیہ السلام کو منہ میں پکڑ کر چھوڑ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ سر سید مرحوم اور پرویز وغیرہ نے قیاس کیا تھا۔ بعض ماہرین نے لکھا ہے کہ کئی عنبر وہیلیں اندھی بھی ہوجاتی ہیں یا حادثات میں ان کے نچلے جبڑے ٹوٹ جاتے ہیں یا مڑ جاتے ہیں لیکن پھر بھی غول میں شامل وہ دوسری تندرست عنبر وہیلوں کے مقابلہ میں لاغر یا کمزور نہیں پائی گئیں۔ کیونکہ حسب عادت منہ کھول کر تیرتے وقت ان کی خوراک وافر مقدار میں ان کے حلق میں اتر جاتی ہے۔

ز۔ عنبر وہیل ایک سیلانی آبی جانور ہے جو غولوں کی صورت میں محو سفر رہتا ہے۔اور دنیا کے اکثر سمندروں، دریاؤں، خلیجوں، کھاڑیوں اور بڑی بڑی جھیلوں میں پایا جاتا ہے اس کا مخصوص عمل تنفس اور اس کے تنفس کے نظام کی تشریح بھی قابل غور ہے۔ اس کے تنفس میں حیرت انگیز باقاعدگی پائی جاتی ہے۔عنبر وہیل بڑی باقاعدگی کے ساتھ غوطے بھی دس ہزار فٹ کی گہرائی تک لگاتی پائی گئی ہے۔اور ایک دفعہ تو غوطہ ۸۲ منٹ تک جاری رہا۔لطف کی بات تو یہ ہے کہ سطح آب سے نیچے تیرتے وقت یا غوطے کے دوران، منہ کھول کر شکار کرتے اس کے حلق یا پیٹ یا پھیپھڑوں میں پانی داخل نہیں ہوسکتا۔ برزن نے اپنی کتاب کے صفحات ۱۱۱، ۱۱۵ اور ۱۱۶ پر اس امر کی وضاحت کی ہے۔ڈاکٹر بیل نے بھی اس خصوصیت پر روشنی ڈالی ہے۔اس لیے عنبر وہیل کے پیٹ یا حلق کے اندر حضرت یونس علیہ السلام کے پانی میں ڈوب جانے یا دم گھٹ کر مر جانے کا امکان نہیں تھا۔

عام مشاہدہ میں آیا ہے کہ عنبر وہیل ایک منٹ تک پانی میں غوطہ لگاتی ہے تو ایک دفعہ سطح آب پر نمودار ہو کر مخصوص طور سے سانس باہر نکالتی ہے جو ایک مرطوب بھاپ کی صورت میں بلند ہوتا ہے۔علاوہ بریں بعض اوقات سطح آب سے اوپر بہت بلند چھلانگ بھی لگاتی ہے۔ اس کے لمبے لمبے سانسوں کے ساتھ سطح سمندر کے اوپر کی گاڑھی آکسیجن وافر مقدار میں اس کے پھیپھڑوں میں چلی جاتی ہے۔اور اس کے خون میں بھی وافر آکسیجن کا ذخیرہ

ہوتا ہے۔جسے حسب ضرورت عنبر وہیل استعمال میں لاسکتی ہے۔

ح۔ سریہ سیف البحر کے سلسلہ میں جس عنبر وہیل کا ذکر ہم اشارۃً اوپر کر آئے ہیں۔اس کی کچھ تفاصیل دلچسپ ہیں جن کا ذکر ہم یہاں کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔مثلاً اس کی عظیم جسامت کے پیش نظر اسے ایک بہت بڑے ٹیلے سے تشبیہ دی گئی ہے یہ اس قدر عظیم الجثہ تھی کہ تین سو غازیوں نے جن کا راشن ختم ہوچکا تھا اور بھوکوں مر رہے تھے اور درختوں کے پتے تک کھاتے رہے انہوں نے تقریباً ۱۸ دن تک (بعض راویتوں کے مطابق تیس دن) اس کا گوشت پیٹ بھر بھر کر کھایا اور وہ اس کی چربی سے اپنے نحیف و نزار جسم پر مالش کرتے رہے حتیٰ کہ وہ تندرست و توانا ہوگئے۔اس کا کچھ گوشت (جوان سے بچ رہا) وہ واپسی پر مدینہ منورہ لے گئے جسے حضرت محمد ﷺ نے بھی تناول فرمایا۔ اس عنبر وہیل کی جسامت کا مزید انداہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے (جو اس لشکر کے سالار تھے) اس کی پسلی کی ہڈیوں کو زمین میں گڑوا کر ایک طویل القامت غازی کو ایک اونچے اونٹ پر سوار کروا کر اس کے نیچے سے گزرنے کا حکم دیا تو وہ باسانی گزر گیا۔ نیز اس کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔

۵۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی انسان کو ایسا حادثہ پیش آچکا ہے جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کو پیش آیا تھا۔ہمارے مطالعہ میں ایک ایسے حادثہ کا ذکر آیا ہے۔فرانس کے ایک رسالہ Journal des Debats مجریہ ۱۴/مارچ ۱۸۹۸ء میں عنبر وہیل کے ایک شکاری جیمز بارٹلے (James Bartley) کا قصہ شائع ہوا تھا۔جو عنبر وہیل شکار کرنےوالے Star of the East نامی جہاز پر ملازم تھا۔جنوبی امریکہ کے ملک ارجنٹائن کے نزدیک فاک لینڈ کے جزیرے کے قریب اس جہاز کے عملے کو ایک عنبر وہیل دکھائی دی۔جسے شکار کرنے کےلئے دو کشتیاں سمندر میں اتاری گئیں جن میں سے ایک کو بارٹلے چپوؤں سے چلا رہا تھا۔دوران شکار عنبر وہیل سے سخت مقابلہ ہوا اور عنبر وہیل کی ٹکر سے بارٹلے کی کشتی دو ٹکڑے ہوگئی۔بارٹلے سمندر میں گر گیا اور عنبر وہیل نے اسے نگل لیا۔کوئی دو گھنٹے بعد یہ وہیل ماری گئی۔اگلے روز علی الصبح جب اس وہیل کا پیٹ چاک کیا گیا تو اس میں سے بارٹلے بیہوشی کے عالم میں زندہ پایا گیا۔اس کے ساتھیوں نے نکال کر اسے غسل دیا اور فوری طبی امداد بہم

پہنچائی۔ چنانچہ مناسب علاج معالجہ، دیکھ بھال اور آرام کے بعد بارٹلے تندرست ہو گیا۔ گو وہیل کے حلق یا پیٹ کے پہلے حصہ کے اندر کی تزابی رطوبتوں سے اس کی جلد متاثر ہوئی جو اپنی اصل رنگت کھو بیٹھی تھی بعض سائنسدانوں نے اس واقعہ کی اصلیت سے انکار کیا ہے۔ لیکن اس انکار کی کوئی معقول وجہ نہیں۔ ۱۹۲۷ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ولسن (Wilsan) نے پرنسٹن تھیولوجیکل ریویو کی جلد ۲۵ میں ایک آرٹیکل لکھا تھا جس کا عنوان تھا۔

اس میں اس نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ بارٹلے کا قصہ صحیح ہے اور سائنس کے نقطہ نظر سے اس کے صحیح تسلیم کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اس نے اپنے اس آرٹیکل میں اس قسم کے ایک اور حادثہ کا بھی ذکر کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود بائیبل کے موجودہ مفسرین نے سائنس دانوں کی شدید نکتہ چینی کے پیش نظر "یونس اور بڑی مچھلی" کے قصہ کو ایک تمثیل ہی لکھا ہے۔

۶۔ قطع نظر اس کے کہ بارٹلے کا قصہ صحیح ہے یا من گھڑت، ہمیں اپنی تحقیقات کی بنا پر (جن کا ذکر ہم مختصراً اوپر کر چکے ہیں) پورا پورا یقین ہے کہ در حقیقت حضرت یونس علیہ السلام اور عنبر وہیل کا معجزہ رونما ہوا اور اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ اس کے وقوع پذیر ہونے کے لیے عنبر وہیل کی مخصوص فطری اور قدرتی صلاحیتوں اور عادات وخصائل کو دخل تھا جو اللہ تبارک وتعالی نے عظیم الجثہ آبی جانوروں میں سے صرف اور صرف عنبر وہیل کو ودیعت کر رکھی ہیں۔

جب حضرت یونس علیہ السلام نینوا سے بھاگ کر کشتی میں سوار ہوئے تو دریا میں یکا یک ایک شدید طوفان اٹھا اور کشتی ڈگمگانے لگی۔ کشتی والوں نے قرعہ ڈالنے کے بعد حضرت یونس علیہ السلام کو دریا میں اٹھا پھینکا۔ وہاں اتفاق سے اس وقت ایک عنبر وہیل حسب عادت منہ کھولے تیر رہی تھی اور اس نے حضرت یونس علیہ السلام کو ہڑپ کر لیا۔ پھر آناً فاناً طوفان ٹل گیا۔ جب حضرت یونس علیہ السلام وہیل کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ استغفار کیا اور وہ مشہور دعا مانگی جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ رب العزت نے ان کی دعا قبول کر لی۔ طوفان کے ٹلنے کے بعد چونکہ جذر و اقع ہو گیا اس لیے عنبر وہیل ساحل پر پڑی رہ گئی اور قریب الموت ہو گئی۔ پھر اس نے حسب عادت حضرت یونس علیہ السلام کو ریتیلے ساحل پر

اگل پھینکا۔ لیکن خدائے عزوجل نے جو قادر مطلق ہے انہیں زندہ سلامت بچالیا۔ گو وہیل کے پیٹ کے پہلے حصہ یا حلق میں رہنے کی وجہ سے اس کے اندر کی تیزابی رطوبتوں سے ان کی جلد متاثر ہو گئی۔ لیکن شافی مطلق نے انہیں شفا بخشی۔

۷۔ حضرت یونس علیہ السلام کتنی دیر عنبر وہیل کے پیٹ میں رہے؟ اس کے متعلق تفسیر مظہری کے مطابق اختلاف رائے ہے۔ بغوی نے بحوالہ مقاتل بن حبان لکھا ہے " تین روز رہے " عطانے کہا ہے " سات روز " ضحاک نے " بیس روز " سدی کلبی اور مقاتل بن سلیمان نے کہا " چالیس روز " لیکن ہمیں ان آراء کے قبول کرنے میں تردد ہے۔ کیونکہ عنبر وہیل کے حلق یا پیٹ کے پہلے حصہ میں تو انسان زندہ رہ سکتا ہے اور وہیل اسے اگل کر باہر پھینک سکتی ہے۔ لیکن وہاں زیادہ عرصہ کوئی چیز اکٹھی نہیں رہ سکتی۔ وہاں سے پیٹ کے دوسرے یا تیسرے حصہ میں پہنچنا ایک قدرتی عمل ہے اور ان حصص میں عمل انہضام شروع ہو جاتا ہے۔ وہاں اول تو زیادہ عرصہ زندہ رہنا ناممکنات میں سے ہے اور پھر وہاں سے بذریعہ قے باہر اگل کر پھینکا جانا بعید از قیاس ہے۔ ہمیں حاکم کی روایت میں حضرت ابن عباسؓ کا قول اور ابوالشیخ کی روایات میں ابومالک کا قول۔ عبدالرزاق اور ابن مردویہ کی روایت میں ابن جریج کا قول نیز عبد بن حمید وابن المنذر کی روایت میں عکرمہ کے قول سے اتفاق ہے۔ کہ دن کا کچھ حصہ حضرت یونس علیہ السلام عنبر وہیل کے پیٹ میں رہے۔ البتہ وقت کا تعین کہ چاشت کے وقت سے شام تک رہے اس سے ہمیں اتفاق نہیں۔ اس ضمن میں ہم قارئین کی توجہ تفسیر مظہری جلد ۱۱ مطبوعہ لاہور کے صفحات ۵۹، ۶۰ کی طرف دلاتے ہیں۔ اس ضمن میں ہم یہ بیان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ بائیبل کے بیان مطابق حضرت یونس علیہ السلام تین دن اور تین رات " بڑی مچھلی " کے پیٹ میں رہے۔ یہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ ٹی، ایچ ہکسلے جیسے مشہور سائنسدان نے اس بیان کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا اور اس کی تضحیک تک کی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ فی زمانہ اکثر مفسرین بائبل اس قصہ کو ایک تمثیل ہی کھتے ہیں۔ نیز اس کی تاریخیت اور واقعیت کے منکر ہیں۔ اگر ہکسلے کے زمانہ تک عمبر وہیل کی قدرتی صلاحیتوں کا مشاہدہ یا علم ہوتا تو شاید وہ اپنی تنقید میں کچھ ترمیم کر دیتا۔

۸۔ اس مقالہ کو ختم کرنے سے پیشتر ہم قارئین کرام کی توجہ سر بلینڈ سٹین (Sir Bland Sattan) سابق صدر رائل سوسائٹی آف سرجنز آف انگلینڈ کے ایک لیکچر کی

طرف دلاتے ہیں جو انہوں نے رائل سوسائٹی کے ہال میں ۵/جون ۱۹۰۵ء کو دیا تھا اور جس کا عنوان The Pcychology of AnimalsSwallowed Alive تھا یہ سرجری کی کتاب (On Faith and Science in Surgry) کے باب نمبر ۵ میں لندن سے شائع ہوا ہے۔ اس میں سرجن موصوف نے علاوہ دیگر امور کے یہ بھی فرمایا تھا کہ ایک بڑی عنبر وہیل کے کھلے ہوئے منہ میں جو عموماً ۲۰ فٹ لمبا ۱۵ فٹ اونچا اور ۹ فٹ چوڑا ہوتا ہے۔ بیک وقت یونس علیہ السلام جیسے بیس آدمی کھڑے ہوسکتے ہیں۔

۹۔ قصہ کوتاہ اپنی سائنسی تحقیقات کی روشنی میں (جس کا ہم مختصر ذکر سطور بالا میں کر چکے ہیں) ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اس معجزہ کے وقوع کو تسلیم کرنے میں کوئی عقلی دلیل مانع نہیں ہے۔ اور کوئی صاحب عقل وفہم انسان اس کے قرآنی بیان پر کسی قسم کی حرف گیری نہیں کرسکتا۔ البتہ یہ ذہن نشین رہنا چاہے کہ قرآن پاک نہ تو سائنس کی کتاب ہے نہ تاریخ کی۔ نہ افسانوں کا مجموعہ ہے اور نہ ناول ہے۔ قرآن کا مقصد اولی تمام انسانوں کو مذہبی تعلیم دینا ہے۔ پہلے قصص بیان کر کے بنی نوع انسان کو خدائے ذوالجال والاکرام کی قدرت کاملہ کا یقین دلانا ہے اور انہیں فلاح دارین کی طرف بلانا ہے۔ انتہائی مایوسی کے عالم میں بھی اسی خدائے وحدہ لاشریک اور رحمٰن ورحیم کی طرف رجوع کرنے سے تقدیریں بھی بدل جاتی ہیں۔ حضرت یونس علیہ السلام اور وہیل کے معجزہ میں بھی ایسے ہی دل نشین اسباق ملتے ہیں۔ البتہ قرآن مجید میں اس کا ذکر غیر ضروری جزیات سے پاک ہے۔ یہ بات خاص طور پر ذہن نشین رہنی چاہیے کہ باوجودیکہ موجودہ دور میں سائنس نے حیرت انگیز ترقی کرلی ہے تاہم عنبر وہیل کے متعلق ابھی تک کماحقہ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں اور پروفیسر یکسلے کے زمانہ تک تو ایسی معلومات اور مشاہدات حقائق کی صورت میں سامنے نہیں آئے تھے جن کا ذکر ہم پہلے کرچکے ہیں۔ ماہرین وسائنسدان لگاتار اس حیرت انگیز مخلوق کے متعلق تحصیل علم اور مشاہدات میں مصروف ہیں اور سوائے اس دعا کے چارہ نہیں "رب زدنی علما"

صحیح مسلم ج ۲ کے باب اباحۃ میتات البحر کی حدیث کا ترجمہ (صفحات ۱۴۷-۱۴۸ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو بھیجا اور ہمارا سردار ابوعبیدہ بن جراحؓ کو کیا تاکہ ہم ملیں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے توشے کیلئے ایک

تھیلہ کھجور کا دیا علاوہ ازیں کچھ آپ کو نہ ملا۔ ابو عبیدہؓ ہم کو ایک کھجور ہر روز دیا کرتے تھے۔ ابو الزبیر نے کہا۔ میں نے جابر سے پوچھا تم ایک کھجور میں کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا اس کو چوس لیتے تھے بچہ کی طرح پھر اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے۔ وہ ہم کو سارے دن کیلئے کافی ہو جاتی۔ ہم اپنی لکڑیوں سے پتے جھاڑتے پھر ان کو تر کرتے اور کھاتے۔

جابرؓ نے کہا ہم گئے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک لمبی سی موٹی چیز نمودار ہوئی ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور جس کو عنبر کہتے ہیں ابو عبیدہؓ نے کہا یہ مردار ہے پھر کہنے لگے نہیں۔ ہم اللہ کے رسول کے بھیجے ہوئے ہیں۔ اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں۔ اور تم بے مجبور ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھاؤ اس کو جابرؓ نے کہا ہم وہاں ایک مہینہ رہے اور ہم تین سو آدمی تھے۔ اس کا گوشت کھایا یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے۔ جابرؓ نے کہا تم دیکھو ہم س کی آنکھ کے حلقہ میں سے چربی کے گھڑے کے گھڑے بھرتے تھے۔ اور اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ آخر ابو عبیدہؓ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حلقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پسلی اس کی پسلیوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باندھی ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے وہ اس کے تلے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے وشائق بنا لیے توشہ کے واسطے۔ جب مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور وہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لیے اس نے نکالا تھا۔ اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھلاؤ۔ جابرؓ نے کہا ہم نے اس کا گوشت آپ کے پاس بھیجا۔ آپ نے اس کو کھایا۔

کتابیات اور چند ضروری تصریحات

۱۔ مضامین تفسیر القرآن۔ سر سید احمد خان مضمون نمبر ۱۵ جلد: ۶۔ صفحہ: ۲۲۴تا۲۲۶
سر سید احمد خان نے تحریر فرمایا ہے کہ مچھلی نے یونس علیہ السلام کو منہ میں پکڑ کر چھوڑ دیا۔ نیز پھر دریا کی موجوں اور زمین کی کشش سے دریا کے کنارے جو ایک پٹ میدان تھا پھینک دیا۔

۲۔ مفہوم القرآن جلد: ۳ صفحہ: ۱۰۴۷ غلام احمد پرویز مطبوعہ لاہور۔
پرویز صاحب نے لکھا ہے کہ کشتی میں بوجھ زیادہ تھا اور وہ ڈوب گئی اور یونس علیہ السلام کو ایک بڑی مچھلی نے منہ میں دبوچ لیا وہ اس مصیبت کو دیکھ کر اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا۔ لیکن اس نے بہت ہاتھ پاؤں مارے۔ انتہائی جدوجہد کی اور مچھلی کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑا لیا۔ اگر وہ ایسا نہ کرتا اور بہت اچھا تیراک نہ ہوتا تو مچھلی اسے نگل لیتی اور پھر وہ قیامت تک باہر نہ آسکتا۔ ہم نے اسے دریا کے کنارے کھلے میدان میں ڈال دیا لیکن اس کشمکش اور دہشت کی وجہ سے وہ بہت کمزور ہو گیا تھا۔

۳۔ تفسیر مظہری جلد: ۱۱ صفحہ: ۵۹۔۶۰ طبوعہ لاہور۔

۴۔ اندرون ہند خالدہ ادیب خانم ص: ۱۱۰ مطبوعہ دہلی ۱۹۳۸ء

۵۔ (قرآن مجید انگریزی ترجمہ اور تفسیر) مفسر و مترجم مولوی محمد علی مطبوعہ لاہور ۱۹۲۰ء صفحہ: ۸۷۶
مولوی محمد علی نے جو انگریزی ترجمہ کیا ہے اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔ آیات نمبر ۱۴۲ تا ۱۴۴ الصافات)
پس مچھلی نے اسے اپنے منہ سے کھینچا جبکہ وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا اور اگر وہ خدا کی تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا تو قیامت تک اپنے قبیلہ یا قوم میں رہتا۔

۶۔ صحیح مسلم جلد: ۵ باب اباحۃ میتات البحر دریا کے مردے کا مباح ہو۔
مندرجہ ذیل انگریزی کے معارف اور کتب کا بھی مطالعہ کیا گیا ہے۔ ان میں وہیلوں پر آرٹیکل دیکھے گئے۔

1- The Book of Whales , Rich and Ellis , New York , 1980 .
2- A Book of Whales , Beddand , London , 1900 .
3- Giant fishes , Whales and Dolphins, Norman and Frazer, Londan .
4- The Natural History of the Sperm Whale , Doctor Beale , London ,1939
5- Whales, Prof. Lijper, London .
6- The Ecology of Whales and Dolphins, Prof. Gaskin.
7- The Cruise of the Cachalot, Frank , T.Bullen , London ,1905 .
8- The Sperm Whale, Bergin, Washington D.C. , 1971 .
9- A Year of The Whale , Victor Seheffer, London , 1929.
10 -Science and The Hebrew Tradition , T.H.Huxley , pp . 208-209 , London , 1893 .

Misc. Encyclopaedia Britannica, Encyclopaedia of the Animal World , the World Book Encyclopaedia , Walkers Mammals of the World Vol.II, Encyclopedia Americana , Larouse Encyclopedia , Colliers Encyclopedia . In these Encyclopaedias , the articles on whales / sperme whales were consulted.